منظور احمد چنیوٹی کے دس الزامات کی

اصل حقیقت

مرتبہ

مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ انچارج جرمنی

منظور احمد چنیوٹی کے دس الزامات اور ان کی اصل حقیقت

مصنف :- مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی

سن طباعت :- جنوری 1998ء

تعداد :- 5000

ناشر :- شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی

طابع :- خان پرنٹرز ، کولون

National Shoba Ishaat
Ahmadiyya Muslim Jamaat
Hanauer Landstr.50
60314 Frankfurt/M
GERMANY
Ph.069-4990658
Fax.069-437268

عرض حال

گذشتہ دنوں فرانکفورٹ کے بعض حصوں میں پاکستان کے ایک مولوی منظور احمد چنیوٹی کی طرف سے ایک اشتہار تقسیم کیا گیا ہے جس میں مولوی مذکور نے جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلاف دس الزامات دہرائے ہیں ۔ جن کے جوابات اگرچہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں بار بار دیئے جا چکے ہیں تاہم اس اشتہار کے حوالے سے اس تازہ زہر افشانی کا مثبت اور مدلل جواب محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج جرمنی نے تیار کیا ہے۔ امید ہے کہ ان الزامات کے جوابات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ قارئین کے لئے بے حد مفید ثابت ہو گا۔ انشاءاللہ۔

انچارج شعبہ اشاعت

جماعت احمدیہ جرمنی

منظور احمد چنیوٹی کے دس الزامات اور ان کی اصل حقیقت

۱:۔ "کیا مرزا قادیانی نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توھین نہیں کی ؟...."

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا جواب خود دیا ہے، فرماتے ہیں:۔

"ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا اور اس کے علاوہ اور بہت گالیاں دی ہیں پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۸)

اور آپ نے صاف فرما دیا ہے:۔

" ھذا ما کتبنا من الا نا جیل علی سبیل الالزام و انا نکرم المسیح ونعلم انه کان تقیا و من الانبیاء الکرام " (ترغیب المومنین صفحہ ۱۹ حاشیہ)

یعنی ہم نے یہ باتیں از روئے اناجیل بطور الزام خصم لکھی ہیں ورنہ ہم تو مسیح کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھے۔

پس یہ الزام سراسر غلط ہے خصوصاً حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام جو

مثیل مسیح ہونے کے مدعی تھے ان کے بارے میں یوں بھی خلاف عقل ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں :-

" جس حالت میں مجھے دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور حضرت عیسیٰ سے مجھے مشابہت ہے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ میں اگر نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ کو برا کہتا تو اپنی مشابہت ان سے کیوں بتلاتا۔"

(اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء حاشیہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۷۰)

۲:- دوسرا الزام چنیوٹی صاحب نے یہ لگایا ہے کہ " مرزا قادیانی نے صحابہ کرام.... کی گستاخی کی ہے.... اور اپنے آپ کو ان سے افضل قرار دیا ہے...."

چنیوٹی صاحب اور ان کے ہم نوا نام نہاد علماء کے تجاہل عارفانہ کا کیا کہنا۔ جب حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود مقرر فرمایا تو ان کا مرتبہ اور درجہ بزرگان امت کے نزدیک کیا ہے ذرا کلیجے پر ہاتھ رکھ کر پڑھئے :-

حضرت امام عبدالرزاق القاشانی فرماتے ہیں :-

" المھدی الذی یجیئ فی اخر الزمان فانہ یکون فی الاحکام الشرعیۃ تابعا لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقۃ تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین لہ کلھم "

(شرح فصوص الحکم عبدالرزاق قاشانی صفحہ ۵۲، ۵۳ مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصری)

ترجمہ :- آخری زمانہ میں جو مہدی آئے گا وہ شرعی احکام میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگا لیکن معارف، علوم اور حقیقت کے لحاظ سے آپ کے سوا تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے اور اس کی وجہ وہ اگلے فقرے میں یوں بیان فرماتے ہیں لان باطنہ باطن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ مہدی کا باطن حضرت محمد مصطفی صلی اللہ

علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔

پھر گیارہویں صدی کے مشہور شیعہ مجتہد علامہ باقر مجلسیؒ اپنی کتاب بحار الانوار میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا :-

" یقول (المھدی) یا معشر الخلائق الا و من اراد ان ینظر الی ابراہیم و اسمعیل فھا انا ذا ابراہیم واسمعیل . الا ومن اراد ان ینظر الی موسی ویوشع فھا انا ذا موسی و یوشع . الا ومن اراد ان ینظر الی عیسی و شمعون فھا انا ذاعیسی و شمعون ومن اراد ان ینظر الی محمد و امیر المومنین صلوت اللہ علیہ فھا انا ذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و امیر المومنین ."

(بحار الانوار جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۲۰۲)

یعنی جب امام مہدی آئے گا تو یہ اعلان کرے گا کہ اے لوگو ! اگر تم میں سے کوئی ابراہیم اور اسمعیل کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ ہوں۔ اور اگر تم میں سے کوئی موسیٰؑ اور یوشع کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی موسیٰ اور یوشع ہوں ۔ اور اگر تم میں سے کوئی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین (علیؓ) کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین میں ہی ہوں۔

۳ :- " تیسرا الزام چنیوٹی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ لگایا ہے کہ آپ نے (نعوذ باللہ) تمام انبیاء علیہم السلام حتیٰ کہ سردار دو جہاں حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے معجزات کو زیادہ قرار دے کر اپنی برتری کا دعوی کیا ہے یا نہیں اور کیا اس نے خود محمد ہونے کا دعوی کیا ہے یا نہیں "

اس الزام کا اصولی جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یوں دیا ہے :-

"کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جس قدر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آرہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۲۲ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۶۹۔۴۶۸)

غرضیکہ ان حقائق کے پیش نظر یہ کہنا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نشانات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قرار دیئے ہیں انتہائی بددیانتی اور شرارت ہے خصوصاً جبکہ حضرت اقدس کا دعویٰ ہی یہ ہے کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد ہوں اور ہر ایک برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاک وجود سے ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۷)

باقی رہا چنیوٹی صاحب کا یہ الزام کہ حضرت مرزا صاحب نے محمد ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اس سلسلہ میں چنیوٹی صاحب نے اپنی تجاہل عارفانہ کو کمال تک پہنچا دیا ہے جب کہ ان کو علم ہے کہ گذشتہ اولیائے کرام نے بھی اسی قسم کے الفاظ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اپنے متعلق استعمال کئے ہیں:۔

الف:۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:۔

"لیس فی جبتی سوی اللہ" (مکتوب امام ربانی جلد ا صفحہ ۳۴۴)

یعنی میرے پیراہن میں اللہ کے سوا اور کچھ نہیں (نیز رسالہ مستقیم صفحہ ۱۴۔۱۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

" هذا وجود جدی صلعم لا وجود عبدالقادر "

یہ عبدالقادر کا وجود نہیں بلکہ محمد کا وجود ہے۔ (گلدستہ کرامات صفحہ ۱۰)

نیز جیسا کہ الزام نمبر ۲ کی تردید میں شیعہ مجتہد علامہ باقر مجلسی کی کتاب بحار الانوار میں حضرت امام باقر علیہ السلام کا قول درج کیا گیا ہے کہ مہدی کی علامات میں سے ہے کہ وہ کہے گا...."

"کہ اگر تم میں سے کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین (علی) کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین میں ہی ہوں۔"

گویا کہ ایسا کہنا مہدی کی علامات میں سے ہے نہ کہ مورد الزام نیز فکرو نظر کی عینک لگا کر دیکھیئے کہ حضرت بایزید بسطامی کیا فرماتے ہیں:-

"میں عرش ہوں لوح و قلم ہوں میں ابراہیم ہوں موسیٰ محمد علیھم السلام ہوں۔ میں جبریل، میکائیل، اسرافیل علیھم السلام ہوں۔"

(تذکرۃ الاولیاء مؤلفہ حضرت شیخ فرید الدین عطار صفحہ ۲۵۹)

اور حضرت ابوالحسن خرقانی فرماتے ہیں:-

"میں خدائے وقت ہوں میں مصطفیٰ ء وقت ہوں۔"

(تذکرہ اولیاء مؤلفہ حضرت شیخ فرید الدین عطار صفحہ ۵۵)

چنیوٹی صاحب! اگر ہمت ہے تو ان بزرگوں پر بھی زبان دراز کر کے دیکھیں امت آپ کا کیا حال کرتی ہے۔

۴:- چوتھا الزام چنیوٹی صاحب نے یہ لگایا ہے کہ " خدائی صفات جیسے زندہ کرنا مارنا اور کن فیکون کی شان رکھنا کیا مرزا صاحب نے انہیں اپنی صفات کہا ہے یا نہیں؟ کیا یہ

شرک کا ارتکاب نہیں ہے ؟....."

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس الہام کو سیاق و سباق سمیت مسلسل الہامات میں اس طور پر درج فرمایا:-

اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ." ضاقت الارض بما رحبت رب انی مغلوب فانتصر فسحتھم تسحیقا" زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے۔

" انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون " (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵ ۔ ۱۰۴)

اس جگہ فقرہ " انما امرک " میں مخاطب ذات باری ہی ہے نہ حضرت مرزا صاحب جیسا کہ سورۃ فاتحہ کی آیت ایاک نعبد میں مخاطب اللہ تعالیٰ ہی ہے حالانکہ یہ خود اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یعنی بندوں کی زبان سے ادا کیا گیا ہے چنانچہ حضور نے ان الہامات کے نیچے حسب ذیل ترجمہ درج فرمایا ہے :-

" اے ازلی ابدی خدا میری مدد کیلئے آ۔ زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہوگئی ہے۔ اے میرے خدا میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے لیں ان کو پیس ڈال کہ وہ زندگی کی وضع سے دور جا پڑے ہیں تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہوجاتی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵ ۔ ۱۰۴)

حضرت مرزا صاحب کا اس بارہ میں کیا مذہب تھا یعنی آپ اختیارات کن فیکون کس کیلئے مانتے تھے ؟ سنو فرماتے ہیں :-

" نہ ایک دفعہ بلکہ بیسیوں دفعہ میں نے خدا کی بادشاہت کو زمین پر دیکھا اور مجھے خدا کی اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ لہ ملک السموت والارض یعنی زمین پر بھی خدا کی بادشاہت ہے اور آسمان پر بھی اور پھر اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ انما امرہ اذا

اراد شیئاً ان یقول له کن فیکون یعنی تمام زمین و آسمان اس کی اطاعت کر رہی ہے جب ایک کام چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا تو فی الفور وہ کام ہو جاتا ہے۔"
(کشتی نوح صفحہ ۳۵)

چنیوٹی صاحب امت مسلمہ کے اسرار شریعت کے واقف حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء اور اولیاء کو مجازاً اختیارات کن فیکون دیئے ہیں اور ہر مطیع بندہ کو وہ اب بھی دیتا ہے۔ چنانچہ یہی بات شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے فارسی ترجمہ میں بھی لکھی ہے۔
(حوالہ کے لئے دیکھیں فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۳ صفحہ ۸۷)

باقی رہا چنیوٹی صاحب کا یہ قول کہ (حضرت مرزا صاحب نے) "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننے کو شرک عظیم کہہ کر صحابہ کرام تابعین عظام.... اربوں مسلمانوں مفسرین محدثین فقہاء امت اولیاء کرام جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ مانتے ہیں مشرک عظیم بنایا یا نہیں ہے۔"

اس بارہ میں سب سے پہلی بات ہمیں یہ ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ قرآن کریم، حدیث اور اجماع صحابہ سے یہ بات روز روشن کیطرح ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ صحابہ کرام تابعین عظام اور کروڑوں اربوں مسلمان مفسرین، محدثین اور فقہائے امت بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ سورۃ المائدہ کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ہونے والا جو مکالمہ درج ہے، وہ اس مسئلہ پر جماعت احمدیہ کے حق میں فیصلہ کن اعلان ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے استفسار پر کہ اے عیسیٰ کیا تو نے اپنی قوم کو خدا

کے سوا اپنی اور اپنی ماں کی عبادت کرنے کو کہا تھا، حضرت عیسیٰؑ وضاحت پیش کرتے ہیں۔ " فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم " (المائدہ)

کہ اے اللہ! جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو ہی ان پر نگران تھا۔ گویا حضرت عیسیٰؑ کو قطعاً علم نہیں ہے کہ ان کی قوم تین خداؤں کی عبادت کر رہی ہے جو کہ فی زمانہ ایک ظاہر و باہر حقیقت ہے اور اس حقیقت سے ایک نبی کا انکار اس بات کا واضح اور ناقابل تردید ثبوت ہے کہ توفیتنی کا مطلب یہی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہو چکی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

" والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون" (النحل آیت ۲۲ ـ ۲۱)

"اور اللہ کے سوا جن (معبودان باطلہ) کو وہ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں وہ سب مردے ہیں نہ کہ زندہ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔"

اور ان معبودان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً شامل ہیں۔

نیز سورۃ ال عمران آیت ۱۴۵ میں ایک لحاظ سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو خاص طور پر بیان کیا گیا ہے " وما محمد الا رسول قدخلت من قبلہ الرسل " یعنی اور محمد صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے آنے والے رسولوں کی وفات کا ذکر سورۃ المائدہ کی آیت ۷۶ " ماالمسیح بن مریم الا رسول قدخلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا

یاکلان الطعام " یعنی مسیح بن مریم صرف ایک رسول تھا اس سے پہلے رسول بھی فوت ہو چکے ہیں اور اس کی ماں بڑی راستباز تھی وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔

پھر حدیث کی کتاب کنز العمال میں حدیث نمبر ۳۲۲۶۲

انه لم یکن نبی کان بعده نبی الاعاش نصف عمر الذی کان قبله

وان عیسی ابن مریم عاش عشرین ومائة وانی لا ارانی الاذا هبا علی راس الستین۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ کوئی نبی نہیں گذرا جس کی عمر پہلے نبی سے آدھی نہ ہوئی ہو اور یقیناً عیسی ابن مریم ایک سو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے تھے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔"

پھر الطبقات الکبری لابن سعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی تاریخ بھی حضرت حسن بن علیؓ سے مذکور ہے کہ حضرت امام حسنؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی وفات پر فرمایا:۔

" اے لوگو! آج وہ شخص فوت ہوا ہے کہ اس کی بعض باتوں کو نہ پہلے پہنچے ہیں اور نہ بعد کو آنے والے پہنچیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے جنگ کیلئے بھیجتے تھے تو جبریل اس کے داہنے طرف ہوجاتے تھے اور میکائیل بائیں طرف پس وہ بلا فتح حاصل کئے واپس نہیں ہوتے تھے۔ اور اس نے سات سو درھم اپنا ترکہ چھوڑا ہے جس سے اس کا ارادہ یہ تھا کہ ایک خادم خریدے اور اس رات کو فوت ہوئے جس رات کو عیسی بن مریم کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی تھی یعنی رمضان کی ستائیس تاریخ کو۔"

ان تمام دلائل سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی کہ حضرت عیسیٰؑ ہرگز ہرگز زندہ آسمان

پر موجود نہیں ہیں بلکہ وفات پاکر جنت میں داخل ہوچکے ہیں جہاں سے کوئی شخص واپس نہیں آسکتا۔ اور چنیوٹی صاحب نے جو یہ کہا کہ کروڑوں اربوں مسلمان یہ عقیدہ رکھتے تھے قطعاً غلط ثابت ہوجاتا ہے۔ تاہم فیج اعوج کے زمانہ میں بعض بزرگان امت کے اس عقیدہ پر ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح طور پر تحریر فرمایا ہے کہ

"جن بزرگوں نے اس حقیقت کے سمجھنے میں خطا کی وہ خطا خدا تعالیٰ کے نزدیک درگذر کے لائق ہے اس دین میں بہت سے اسرار ایسے تھے کہ درمیانی زمانہ میں پوشیدہ ہوگئے تھے مگر مسیح موعود کے وقت میں ان غلطیوں کا کھل جانا ضروری تھا کیونکہ وہ حکم ہو کر آیا" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۶)

حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا عقیدہ دراصل عیسائیوں کی شرارت سے مسلمانوں میں رائج ہوا جو کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر حضرت عیسیٰؑ کو زندہ ثابت کرکے افضل ثابت کرنے کی کوشش میں تھے جبکہ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں سوچنا چاہیئے کہ

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسمان پر
مدفون ہو زمین میں شاہ جہاں ہمارا

چنانچہ اس پس منظر میں جو شخص دانستہ طور پر یہ عقیدہ رکھے وہ بہرحال شرک کی ذیل میں ہی آئیگا۔ لیکن اگر کوئی شخص غلطی سے رواج کے مطابق ایسے عقیدہ کا قائل ہو تو اس کا معاملہ اور ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف صاف لکھا ہے کہ

پر موجود نہیں ہیں بلکہ وفات پاکر جنت میں داخل ہوچکے ہیں جہاں سے کوئی شخص واپس نہیں آسکتا۔ اور چنیوٹی صاحب نے جو یہ کہا کہ کروڑوں اربوں مسلمان یہ عقیدہ رکھتے تھے قطعاً غلط ثابت ہوجاتا ہے۔ تاہم فیج اعوج کے زمانہ میں بعض بزرگان امت کے اس عقیدہ پر ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح طور پر تحریر فرمایا ہے کہ

" جن بزرگوں نے اس حقیقت کے سمجھنے میں خطا کی وہ خطا خدا تعالیٰ کے نزدیک درگذر کے لائق ہے اس دین میں بہت سے اسرار ایسے تھے کہ درمیانی زمانہ میں پوشیدہ ہوگئے تھے مگر مسیح موعود کے وقت میں ان غلطیوں کا کھل جانا ضروری تھا کیونکہ وہ حکم ہوکر آیا" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۶)

حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا عقیدہ دراصل عیسائیوں کی شرارت سے مسلمانوں میں رائج ہوا جو کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر حضرت عیسیٰؑ کو زندہ ثابت کرکے افضل ثابت کرنے کی کوشش میں تھے جبکہ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں سوچنا چاہیئے کہ

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسمان پر
مدفون ہو زمین میں شاہ جہاں ہمارا

چنانچہ اس پس منظر میں جو شخص دانستہ طور پر یہ عقیدہ رکھے وہ بہرحال شرک کی ذیل میں ہی آئیگا۔ لیکن اگر کوئی شخص غلطی سے رواج کے مطابق ایسے عقیدہ کا قائل ہو تو اس کا معاملہ اور ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف صاف لکھا ہے کہ

"کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنیکا اقرار موجود ہے۔ اے نادانوں! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہوگیا ہے۔ تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدہ سے باز آگیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہوگیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۷ تا ۹ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۲۔۱۱۳ ضمیمہ نزول المسیح)

ایسا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح میں موجود ہے جب پہلے آپ نے اپنے صحابہ کو اس بات سے منع فرمایا کہ آپ کو موسیٰؑ پر فضیلت دیں۔ بلکہ حضرت یونسؑ کے بارہ میں یہ ارشاد رسول ریکارڈ پر موجود ہے۔

" من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب " (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۵۶)

ترجمہ :- جس نے کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے ضرور جھوٹ کہا۔

لیکن پھر فرمایا " انا سید ولد آدم و لا فخر "

ترجمہ :- میں بنی نوع آدم کا سردار ہوں اور یہ کوئی فخر سے نہیں کہتا۔

۵ :- پانچواں الزام چنیوٹی صاحب نے اپنے زعم باطل سے یہ لگایا ہے کہ (حضرت مرزا صاحب) نے "دعوی کیا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر اور یہ کہ وہ پنجاب میں ہوگا حالانکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ....."

قرآن کریم پر غور و تدبر سے زمانہ مہدی کی تعیین ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سورۃ السجدۃ آیت ۶ میں فرماتا ہے :-

" یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیه فی یوم کان مقداره الف سنة مماتعدون.

یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین کی طرف تدبیر کرتا رہے گا پھر ایک عرصہ کے بعد وہ دین آسمان کی طرف چڑھ جائے گا جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ھزار سال ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی پہلی تین صدیوں کو " خیر القرون" بہتر صدیاں قرار دیا ہے۔ حوالہ کے لئے دیکھیں صحیح بخاری باب ما یحذر من زھرة الدنیا و التنافس فیھا۔

یقیناً یہی وہ عرصہ ہے جس کے بعد دین آسمان کی طرف چڑھنا تھا پھر پورا ایک ھزار سال گزرنے پر از سر نو تدبیر امر ہونا مقدر تھی۔ واقعاتی رنگ میں یہ حقیقت ہے کہ تیرہ صدیاں گذرنے پر وہ وقت آگیا کہ ادیان عالم کے پیرو مصلح آخر الزماں کے منتظر ہوئے۔

درحقیقت یہی وقت تھا اسلام کے غلبہ اور نشاۃ ثانیہ کا جس کے لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالی فرماتا ہے :-

انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا

الی فرعون رسولا. (سورۃ المزمل آیت ۱۶)

یعنی اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے اسی طرح جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں اس لئے موسوی سلسلہ کی طرح محمدی سلسلہ میں بھی تیرھویں صدی گزرنے پر مسیح موعود (امام مہدی) کا آنا ضروری تھا۔

قرآن کریم کی سورۃ الجمعہ آیت ۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

" وآخرین منھم لما یلحقوا بھم "

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں آنے والے ایسے لوگوں میں بھی مبعوث ہوں گے جو ابھی صحابہ سے نہیں ملے۔

بخاری شریف کتاب التفسیر میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض صحابہ کے استفسار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ جب ایمان زمین سے اٹھ کر ثریا ستارے پر چلا جائے گا تب بنوفارس میں سے کوئی کھڑا ہو کر دوبارہ ایمان کو قائم کرے گا۔

اس آیت کی مقدار بحساب جمل ۱۲۷۵ بنتے ہیں جس سے اشارہ ملتا ہے کہ آنے والا موعود تیرھویں صدی کے آخری حصہ میں ظاہر ہوگا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مضت. الف وماء تان واربعون

سنۃ یبعث اللہ المھدی. (النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک ھزار دو سو چالیس سال گزر

جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

" الایات بعد المائتین " (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن)

مشہور اہل سنت امام حضرت ملا علی القاریؒ نے اس حدیث کا مفہوم یوں بیان فرمایا ہے:-

ویحتمل ان یکون الام فی المائتین بعد الالف وھو
وقت ظھور المھدی (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۵ صفحہ ۱۸۵)

یعنی اس حدیث میں مائتین پر الف لام ظاہر کرتا ہے یہ دو صدیاں ہجرت نبوی سے ایک ہزار سال گذرنے کے بعد شمار کی جائیں گی گویا بارہ سو سال بعد نشانات ظاہر ہوں گے اور وہی ظہور مہدی کا وقت ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مجدد صدی دوازدھم نے فرمایا:-

" علمنی ربی جل جلالہ ان القیمۃ قد اقتربت
والمھدی تھیا للخروج." (تفہیمات الہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)

یعنی میرے رب بڑی عظمت والے نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی ظاہر ہونے کو تیار ہے۔

رسالہ انجمن تائید الاسلام بابت ماہ اپریل ۱۹۲۰ میں لکھا گیا حدیثوں میں مریم وابن مریم آیا ہے کہ وہ صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔

جناب قاضی ارتضی علی خاں نے اپنے رسالہ " مہدی نامہ " کے صفحہ ۲ پر امام مہدی کا زمانہ تیرھویں صدی ہجری سے پندرھویں صدی ہجری قرار دیا ہے۔

۶:۔ چھٹا الزام چنیوٹی صاحب نے یہ لگایا کہ چونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بعض اساتذہ سے تعلیم حاصل کی اور چنیوٹی صاحب کے عقیدہ فاسد میں نبی کسی سے تعلیم حاصل نہیں کرتا اس لئے وہ بڑی تحدی سے پوچھتے ہیں:۔

"کیا کسی نبی نے کسی انسان سے دینی تعلیم حاصل کی ؟"

چنیوٹی صاحب کا یہ معیار نہ قرآن مجید میں مذکور ہے نہ حدیث صحیح سے ماخوذ ہے لہذا یہ قابل تسلیم نہیں۔

تاہم قرآن مجید میں سورۃ الکھف کی آیت ۶۱ تا ۸۳ میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کا قصہ بیان ہوا یہاں آیت ۶۷ میں حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضر سے کہا هل اتبعک علی ان تعلمنی مما علمت رشدا یعنی کیا میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آپ کی پیروی کرسکتا ہوں۔ چنانچہ وہ ایک عرصہ تک اسی کام میں اس راہ پر کاربند رہے۔

صحیح بخاری میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا قبیلہ جرھم سے تعلیم حاصل کرنے کا ذکر آتا ہے۔

" اذا کان بھا اھل ابیات منھم و شب الغلام و تعلم العربیۃ منھم وانفسھم واعجبھم حین شب فلما ادرک زوجوہ امراۃ منھم

(صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۱۴۷ باب یزفون النسلان فی المشی)

کہ قبیلہ جرھم کے کچھ گھر آب زمزم پر آباد ہوگئے حضرت اسماعیل ان میں جوان ہوئے اور انہوں نے ان سے ہی عربی سیکھی وہ ان لوگوں کو بہت مرغوب خاطر تھے اس لئے جب وہ بالغ ہوگئے تو انہوں نے اپنے میں سے ایک لڑکی کا ان سے نکاح کردیا۔"

سنائیے چنیوٹی صاحب کیا اب حضرت اسماعیل کی نبوت سے بھی انکار کروگے ؟

۷:۔ ساتواں الزام چنیوٹی صاحب نے یہ لگایا ہے کہ " مرزا قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریز کی اطاعت کو فرض ٹھہرایا ۔ اب آپ ہی بتائیں کہ اسے انگریز نے نبی بنایا یا خدا نے ! اب وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے یا نہیں ؟

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے جہاد کے بارہ میں جو کچھ لکھا وہ صرف یہ تھا کہ جہاد کی شرائط ان کے زمانہ میں سرزمین ہند میں مفقود تھیں اس لئے یہی فتوی دیا کہ اس وقت قتال والا جہاد جائز نہیں ۔ چنانچہ آپؑ نے لکھا :۔

ان وجوہ الجہاد معدومۃ فی ھذا الزمن و ھذا البلاد ۔

یعنی کہ اس زمانے میں اس ملک میں جہاد کے اسباب موجود نہیں ۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰)

"اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمہ اسلام میں کوشش کریں ، مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں ۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلادیں یہی جہاد ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کر دے ۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس جہاد کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی اسی کی طرف شاہ فیصل نے بھی توجہ دلائی ہے !

شاہ فیصل کا اعلان

" انکم ایها الاخوة الکرام مدعوون لترفعوا علم الجهاد فی سبیل الله و لیس الجهاد هو فقط حمل البندقة او تجرید السیف و انما الجهاد هو الدعوة الی کتاب الله و سنة رسوله والتمسک بها و المثابرة

على ذلك مهما اعترضنا المشاكل او المصائب او المتاعب.“

(ام القریٰ مکہ معظمہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء)

یعنی اے معزز بھائیو! تم سب کو جہاد فی سبیل اللہ کا علم بلند کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ جہاد صرف بندوق اٹھانے یا تلوار بے نیام کرنے کا نام ہیں بلکہ جہاد تو اللہ کی کتاب اور رسول مقبول کی سنت کی طرف دعوت دینے۔ ان پر عمل پیراء ہونے اور ہر قسم کی مشکلات، دقتوں اور تکالیف کے باوجود استقلال سے ان پر قائم رہنے کا نام ہے۔

” هؤلاء عليهم ان يقوموا بما يجب عليهم من خدمة دينهم واتباع ماامر الله سبحانه و تعالى و نحن لا ندعو هولاء الاخوان ان يثوروا في وجه دولهم وان يقوموا بما هو خارج عن النظام و لكن ان يحكموا كتاب الله و سنة رسوله فيما بينهم و في نياتهم و عقائدهم وان يسالموا من سالمهم والا يكونوا عنصرا هداما او مخربا.“

(ام القریٰ ۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء)

یعنی ان (غیر مسلم حکومتوں میں رہنے والے مسلمانوں) پر جو خدمت دین اور اللہ تعالیٰ کے اوامر کی اتباع واجب ہے انہیں اسے ادا کرنا چاہیئے۔ ہم ان بھائیوں کو ہرگز یہ نہیں کہتے کہ اپنی حکومتوں کے نظام کے خلاف کھڑے ہوجائیں اور بغاوت کریں۔ ہاں انہیں باہمی طور پر اپنے عقائد اور نیتوں کی حد تک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ٹھہرانا چاہیئے۔ نیز جو حکومتیں انہیں امن دیتی ہیں انہیں ان سے صلح سے رہنا چاہیئے وہ اپنے ممالک میں نظام کو توڑنے والے یا تخریبی عنصر ہرگز نہ بنیں۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ شعر جس سے مضمون نگار نے معاندین سلسلہ کے روپ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ نے جہاد کو دائمی طور پر حرام قرار دے دیا ہے یعنی

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اس سے ملحقہ اشعار کو عمداً نظر انداز کر دیا جو حقیقت سے پردہ کھولتے تھے اور جن میں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بخاری کا حوالہ دے کر آپ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر تھا۔ یعنی

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفی
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۸، تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۲)

ظاہر ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا مذہب یہ ہے کہ سیفی جہاد جنگ اور لڑائی کا جہاد گو ہر مسلمان پر واجب ہے لیکن چونکہ اس دور میں وہ شرائط موجود نہیں جو قرآن مجید نے بیان فرمائی ہیں اس لئے سردست حرام ہے۔ یہ بات حضرت مرزا صاحب کے قول پر ہی موقوف نہیں بلکہ ہندوستان کے ہر طبقۂ فکر کے علما کا بھی یہی مذہب تھا۔

چنانچہ کیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈووکیٹ اہل حدیث اور کیا مولوی مسعود احمد صاحب ندوی اور کیا مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی یہ سبھی "علماء" اس زمانے میں حکومت برطانیہ کے خلاف کسی بھی قسم کی بغاوت یا مخالفت کو حرام قرار دینے کے فتوے جاری کرتے رہے ہیں۔

مشہور شیعہ مجتہد علی الحائری کہتے ہیں!

"ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے کہ جس کی حکومت میں انصاف پسندی اور مذہبی آزادی قانون قرار پاچکی ہے۔ جس کی نظیر اور مثال دنیا کی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی....... اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہر شیعہ کو اس احسان کے عوض میں صمیم قلب سے برٹش گورنمنٹ کا احسان مند اور شکر گذار رہنا چاہیئے۔" (موعظہ تحریف قرآن بابت اپریل ۱۹۲۳ء صفحہ ۶۷-۶۶)

حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!

"ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیاء سنن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ سو ہم بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلا سبب گرادیں۔

(سوانح احمدی مولانا محمد جعفر تھانیسری، مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور صفحہ ۷۲)

مولانا ظفر علی خان مدیر و مالک "زمیندار" لاہور:-

"زمیندار اور اس کے ناظرین گورنمنٹ برطانیہ کو سایہ خدا سمجھتے ہیں اور اس کی عنایات شاہانہ و انصاف خسروانہ کو اپنی دلی ارادت و قلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہیں اور اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کے خون بہانے

کے لئے تیار ہیں اور یہی حالت تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی ہے۔"

(زمیندار ۹ نومبر ۱۹۱۱ء)

شیعوں کی مشہور کتاب "نور ایمان (مصنفہ خان بہادر سید خیرات احمد صاحب وکیل) میں حکومت برطانیہ کے دائم ہوجانے کے لئے دلی دعا کے چند فقرات یہ ہیں!

"ہم شیعوں کے لئے تو یہ سلطنت نعمت عظمیٰ ہے۔ ہم لوگ سب شیعے قندھار سے مانڈلے اور نیپال سے کیمپ کامران کے رہنے والے دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ اس عادل اور مہربان سلطنت کو ہمیشہ قائم رکھے اور ہمارے حضور قیصر کو طول عمر عطا فرمائے۔" (نورایمان صفحہ ۲۷)

۸ :- آٹھواں الزام چنیوٹی صاحب نے یہ لگایا ہے کہ "مرزا قادیانی اور اس کے بڑے بیٹے نے دنیا بھر کے ڈیڑھ ارب کے قریب مسلمانوں کو جو اس پر ایمان نہیں (لائے) جہنمی کافر اور کنجریوں کی اولاد کہا ہے۔ کیا یہ زبان کسی شریف انسان کی ہوسکتی ہے؟"

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے جب کافر کا لفظ استعمال کیا تو وہ دون الایمان کفر کے معنوں میں استعمال کیا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۵ لیکچر لدھیانہ صفحہ ۴۷ پر فرمایا:-

"اس وقت مسلمان اسلمنا میں تو بے شک داخل ہیں مگر امنا کی ذیل میں نہیں۔"

جہاں تک تاریخی واقعہ کا تعلق ہے کہ جماعت احمدیہ نے کسی کو پہلے کافر نہیں ٹھہرایا یہ ابتدا غیر احمدیوں کی طرف سے ہوئی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کتاب کے صفحہ ۱۲۳ پر لکھا:-

"اس جھوٹ کو تو دیکھو کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے بیس کروڑ

مسلمان اور کلمہ گو کو کافر ٹھہرایا۔ حالانکہ ہماری طرف سے کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان کے علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں اور نادان لوگ ان فتووں سے ایسے ہم سے متنفر ہوگئے کہ ہم سے سیدھے منہ سے کوئی نرم بات کرنا بھی ان کے نزدیک گناہ ہوگیا۔ کیا کوئی مولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتویٰ کفر سے پہلے شائع ہوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو تو وہ پیش کریں ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگاویں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے۔ اس قدر خیانت اور جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کسقدر دل آزار ہے۔ ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے اور پھر جبکہ ہمیں اپنے فتووں کے ذریعے سے کافر ٹھہرا چکے اور آپ ہی اس بات کے قائل بھی ہوگئے۔ کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے تو اس صورت میں کیا ہمارا حق نہ تھا کہ بموجب انہیں کے اقرار ہم ان کو کافر کہتے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:-

"ایما رجل مسلم کفر رجلا مسلما فان کان کافرا والا کان ھو الکافر"

(ابو داؤد کتاب السنۃ)

یعنی جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دیتا ہے تو اگر تو وہ کافر ہے ورنہ کافر قرار دینے والا کافر ہوگا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی کتاب کے (روحانی خزائن جلد ۲۲) صفحہ

۱۸۵ پر اس حقیقت کو مزید یوں واضح فرمایا ہے :-

" چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر کو منکر ہی کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے :-

اول :- ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔

دوم :- دوسرا یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنن ابن ماجہ میں یوں ہے :-

فاذا رایتموہ فبایعوہ ولو حبوا علی الثلج فانہ خلیفۃ اللہ المھدی

(کتاب الفتن ۔ باب خروج المھدی)

یعنی جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی ہیں اور ایک نبی کا انکار سب انبیاء کا انکار ہوتا ہے۔

چنانچہ تفسیر خازن میں زیر آیت کذبت قوم نوح ن المرسلین لکھا ہے :-

" فان قلت کیف قال المرسلین وانما ھو رسول واحد و کذلک باقی القصص

قلت لان دین الرسل واحد وان الاخر منهم جاء مما جاء به الاول فمن کذب واحدا من الانبیاء فقد کذب جمیعھم" (خازن جلد ۳ صفحہ ۴۳۵)

یعنی اگر تم یہ سوال کرو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا کہ نوح کی قوم نے رسولوں کی تکذیب کی حالانکہ انہوں نے نوح کو جھٹلایا تھا اور وہ ایک رسول تھا۔ ایسا ہی قرآن مجید کے باقی نبیوں کے بیان میں بھی اسی طرح (سورۃ الشعراء میں) مذکور ہے تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ تمام نبیوں کا دین ایک ہی ہے ان میں سے بعد میں آنے والا بھی وہی پیغام اور مشن لیکر آتا ہے جو پہلے کا تھا۔ پس نبیوں میں سے کسی ایک کو جھٹلانے والا درحقیقت جملہ نبیوں کا مکذب قرار پاتا ہے۔"

باقی رہا چنیوٹی صاحب کا یہ الزام کہ مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد کہا گیا ہے۔

تو یہ ان کا افتراء ہے عربی الفاظ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۴۸ پر ذریۃ البغایا ہے اور البغایا کا واحد البغی ہے جس کے معنی عربی کی لغت کی مشہور کتاب تاج العروس میں ہے البغی الامۃ فاجرۃ کانت او غیر فاجرۃ یعنی بغی کے معنی لونڈی کے ہیں خواہ وہ بدکار نہ ہو تب بھی یہ لفظ اس پر بولا جاتا ہے۔ پھر اسی لغت کی کتاب میں لکھا ہے البغیۃ فی الولد نقیض الرشد و یقال ھو ابن بغیۃ۔ یعنی کسی کو یہ کہنا کہ وہ ابن بغیۃ ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ ھدایت سے دور ہے کیونکہ لفظ "بغیہ" "رشد" یعنی صلاحیت کا مخالف ہے گویا "ذریۃ البغایا" کا ترجمہ ہوگا "ھدایت سے دور"۔

خود حضرت مسیح معود علیہ السلام نے اس کے بعد لکھا ہے:۔

الذین ختم اللہ علی قلوبھم یعنی جن کے دلوں پر خدا تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔

۹:۔ نواں الزام چنیوٹی صاحب نے یہ لگایا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے بڑے بیٹے فضل احمد کا جنازہ نہیں پڑھا اور پاکستان کے وزیر خارجہ ظفراللہ قادیانی نے بانی پاکستان کا جنازہ نہیں پڑھا۔

چنیوٹی صاحب کا خونی مہدی تو جو اس پر ایمان نہیں لائے گا اسے موت کے گھاٹ اتار دے گا مگر یہاں تو امام الزمان کے انکار کرنے والے کا جنازہ نہ پڑھنے پر جز بز ہو رہے ہیں۔ جو امام احمدیوں کے واجب القتل ہونے کا فتوی دیتا ہے اس کی امامت میں کوئی احمدی کیسے نماز ادا کر سکتا ہے ؟

جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح اور واضح حکم مہدی کی بیعت کرنے کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کا جنازہ کیسے ادا کیا جاسکتا ہے۔

۱۰:۔ دسواں الزام چنیوٹی صاحب نے یہ لگایا کہ "مرزا قادیانی نے حکومت برطانیہ کو لکھ دیا کہ وہ خود اور اس کے حلقہ اثر کے لوگ کبھی کسی سے مباہلہ نہ کریں گے کیا خدائی نمائندے ایسے "معاہدے" غیر مسلم حکومتوں کے مشورے سے کیا کرتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عدالتی معاہدہ کے بارہ میں خود ہی تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ سچ ہے کہ اس نوٹس پر میری طرف سے بھی اس عہد کے ساتھ دستخط ہیں کہ میں محمد حسین کی موت یا ذلت کیلئے کوئی پیشگوئی نہیں کروں گا مگر یہ ایسے دستخط نہیں جن سے ہمارے کاروبار میں کچھ بھی حرج ہو بلکہ مدت ہوئی کہ میں کتاب انجام آتھم کے صفحہ اخیر میں بتصریح اشتہار دے چکا ہوں کہ ہم آئندہ ان لوگوں کو مخاطب نہیں کریں گے جب تک خود ان کی طرف سے تحریک نہ ہو بلکہ اس بارہ میں ایک الہام بھی شائع کر چکا ہوں جو میری کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج ہے..... مجھے یہ بھی افسوس ہے

کہ ان لوگوں نے محض شرارت سے یہ بھی مشہور کیا ہے کہ اب الہام کے شائع کرنے کی ممانعت ہوگئی اور ہنسی سے کہا کہ اب الہام کے دروازے بند ہوگئے مگر ذرا حیا کو کام میں لاکر سوچیں کہ اگر الہام کے دروازے بند ہوگئے تھے تو میری بعد کی تالیفات میں کیوں الہام شائع ہوئے۔ اسی کتاب کو دیکھیں کہ کیا اس میں الہام کم ہیں؟"

(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۴ تریاق القلوب صفحہ ۱۸۶، حاشیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تو ابتداء ہی سے یہ طریق تھا کہ حضور موت کی پیشگوئی فریق ثانی کی خواہش اور اجازت کے بغیر شائع نہیں فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضور نے بالتفصیل اپنے دفاعی بیان میں ذکر فرمایا اور تکفیر اور سخت الفاظ کا استعمال آپ کو پسند نہیں تھا بلکہ حضور دو سال سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے ہمنوا علماء سے کہتے آرہے تھے کہ:-

"مجھ سے اور میری جماعت سے سات سال تک اس طور سے صلح کرلیں
کہ تکفیر اور بدزبانی سے منہ بند رکھیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۷ تا ۲۹ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۱ تا ۳۱۳)

مگر یہ حضرات اس طرف آنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے مگر باآخر عدالت کے سامنے ان کو تکفیر و تکذیب سے دستبردار ہونا پڑا اور جیسا کہ پیشگوئی میں بتایا گیا تھا ظالم فریق کے ہاتھ آئینی شکنجے میں جکڑ دیئے گئے اور ان کا فتوی تکفیر جس کے لئے انہوں نے پشاور سے بنارس تک قدم فرسائی کی تھی خود انہیں کے ہاتھوں چاک چاک ہوگیا۔

قارئین! آپ پر واضح رہے کہ یہ منظور چنیوٹی صاحب وہی ہیں جنہوں نے جنگ لندن ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء کے مطابق حد درجہ تعلی سے کام لیتے ہوئے برسرعام یہ اعلان کیا کہ

"اگلے سال ستمبر تک میں تو ہوں گا۔ قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی۔"

اور اس پر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۸ء چنیوٹی صاحب کے اس اعلان کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے اگر منظور چنیوٹی زندہ رہا تو ایک ملک اس کو ایسا نہیں دکھائی دے گا کہ جس میں احمدیت مرگئی ہو اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں پر احمدیت از سرنو زندہ ہوئی ہے یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے۔"

پھر یہی وہ منظور چنیوٹی صاحب ہیں جنہوں نے اسلم قریشی کی گمشدگی کے موقع پر بار بار یہ اعلان کیا کہ اس کے پس پردہ جماعت احمدیہ کی سازش کارفرما ہے اور اپنے اس مبالغہ آمیز بیانوں میں یہ صاحب اتنا آگے بڑھے کہ ایک روز یہ اعلان کر بیٹھے کہ

"مجاہد اسلام مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کے سلسلہ میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت کو چھ آدمیوں کے نام تفتیش کے لئے دیئے تھے جن میں مرزا طاہر احمد بھی شامل ہے۔ اگر ان چھ میں سے ملزم برآمد نہ ہو تو ہم سربازار گولی کھانے کو تیار ہیں۔" (نوائے وقت لاہور، ۱۸ فروری ۱۹۸۴ء)

قارئین! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اسلم قریشی ایران گیا ہوا تھا اور وہاں سے واپس آکر اس نے پولیس کو جو بیان دیا وہ پاکستانی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے لیکن منظور چنیوٹی نے سربازار گولی کھانی تھی نہ ہی کھائی۔ اور اس کی حیثیت ان دونوں اقتباسات سے ظاہر و باہر ہو چکی ہے۔

مخالفین احمدیت کے لئے اب بھاگنے کی کوئی صورت نہیں

جب سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ۲۸ اگست ۱۹۹۴ء کو جرمنی میں ایک تقریر کے دوران مخالفین احمدیت کو ایک آسان چیلنج دیا ہے اس وقت سے جرمنی میں مقیم معاندین احمدیت کی باسی کڑہی میں بار بار ابال آ رہا ہے اور انہی فرسودہ اعتراضات اور اتہمات کو دہرایا جا رہا ہے جن کا متعدد بار کافی و شافی جواب قرآن کریم، احادیث نبویہ، اقوال آئمہ سلف اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تحریرات سے دیا جا چکا ہے۔ اس کی تازہ مثال ایک ورقہ اشتہار ہے جو بعنوان "مرزا طاہر احمد کا جھوٹا چیلنج" شائع کر کے تقسیم کیا جا رہا ہے لیکن شائع کرنے والے نے اپنا یا اپنے ادارہ کا نام تک لکھنے سے گریز کیا ہے۔ اس اشتہار کے شائع کرنے والوں اور تقسیم کرنے والوں میں اگر جرات ہے تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے چیلنج میں جو آسان راہ بتائی ہے اس کو اختیار کریں اور لکھیں کہ۔

۱۔ جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور یہ کہنے میں ہم سچے ہیں اور اگر ہم سچے نہ ہوں تو اللہ ہم پر لعنت ڈالے۔

۲۔ مرزا صاحب نے اسلامی جہاد منسوخ کر دیا ہے یہ کہنے میں ہم سچے ہیں اور اگر ہم سچے نہ ہوں تو اللہ ہم پر لعنت ڈالے

۳۔ مرزا صاحب نے ڈرگ (Drugs) کی تعلیم دی اور یہ کہنے میں ہم سچے ہیں اور اگر ہم سچے نہ ہوں تو اللہ تعالی ہم پر لعنت ڈالے

۴۔ مرزا صاحب نے پچاس کتب اسلام کے خلاف لکھیں یہ کہنے میں ہم سچے ہیں اور اگر ہم سچے نہ ہوں تو اللہ تعالی ہم پر لعنت ڈالے

۵۔ مرزا صاحب کی وفات ناپاک حالت میں ہوئی اور یہ کہنے میں ہم سچے ہیں اور اگر ہم سچے نہ ہوں تو اللہ تعالی ہم پر لعنت ڈالے۔

۶۔ اللہ کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا شادی کرتا ہے اور تعلقات جنسی قائم کرتا ہے اور یہ بھی لکھا کہ اللہ تعالی برٹش تھا اور برٹش ہونے کی حیثیت سے انگریزی بولتا تھا اور یہ کہنے میں ہم سچے ہیں اور اگر ہم سچے نہ ہوں تو اللہ تعالی ہم پر لعنت ڈالے۔

۷۔ اللہ نے مرزا صاحب پر کرس (CURSE) کیا اور یہ کہنے میں ہم سچے ہیں اور اگر ہم سچے نہ ہوں تو اللہ تعالی ہم پر لعنت ڈالے۔

۸۔ مرزا صاحب نے دعوی کیا کہ وہ تمام انبیاء بشمول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے افضل ہیں اور یہ کہنے میں ہم سچے ہیں اور اگر ہم سچے نہ ہوں تو اللہ تعالی ہم پر لعنت ڈالے۔

یہ عبارت لکھ کر نیچے اپنے نام، مع دستخط و پتہ تحریر کر کے شائع کر دیں۔ پھر دیکھیں کہ خدا کی تقدیر کیا ظاہر کرتی ہے۔

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی

HANAUER LAND STR. 50

60314 -FRANKFURT / M

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں!

کلامِ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں ۔ دِل سے ہیں خدامِ ختم المرسلین
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں ۔ خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے ۔ جان و دِل اِس راہ پر قربان ہے
دے چکے دِل اب تنِ خاکی رہا ۔ ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فِدا
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب ۔ کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب
مومنوں پر کفر کا کرنا گماں ۔ ہے یہ کیا ایمانداروں کا نِشاں
سخت شورے او فتاد اندر زمیں ۔ رحم کن بر خلق اے جاں آفریں
کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دِکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اَے ربُّ الوریٰ

For further information please contact :

Nuur Moschee
Babenhäuser Landstr. 25
60599 Frankfurt/M
069-681485

Bait-ul-Qayyoom
Homburger Landstr. 909
60437 Frankfurt/M
069-5076522
069-5078428

Freizeit Anlage Nasir Bagh
Frankfurter Str. 136
64521 Gross Gerau
Tel. 06152-85195

Aiwan-e-Khidmat
Luisen Str. 82 A
63067 Offenbach
Tel.: 069-824155

Bait-ul-Malik
Meteor Str. 52
13405 Berlin
Tel.: 030-4138546

Bait-ul-Zafar
Am Bahnhof 1
34376 Immenhausen
Tel.: 05673-6121

Bait-ul-Nasr
Eichhornstr 2-4
50735 Köln
Tel.: 0221-713307

Fazal-e-Umar Moschee
Wieckstr. 24
22527 Hamburg
Tel.: 040-405560

Bait-ul-R[illegible]ed
Pinneber[illegible] 46
22457 H[illegible] – Schnelsen
Tel.: 04[illegible]93

Al-Meh[illegible]chee
Massen[illegible]er Str. 7
85375 [illegible]
Tel.: 08[illegible]96

THE REPLY OF MANZOOR CHINIOTI'S 10 ACCUSATIONS

An opponent of Ahmadiyyat the true Islam Manzoor Chinioti, in a poster as well as in a leaflet form made ten accusations against Ahmadiyyat and its holy founder. The booklet written by Al-Haj Ata-ullah Kaleem the missionary Incharge of Germany, describes the reality of those accusations and the refutes, the charge made against Ahmadiyyat and its holy founder as well as against Hazrat Mirza Tahir Ahmad Kalifa-tul Massih IV the present head of the world wide Ahmadiyya Muslim Jamaat.